© rasailojaraid.com

تحریر: ابو اسامہ مولانا سمیع الحق

دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند کی طرح روشنی کی ایک قندیل ہے

الجزائر کے عظیم انقلابی رہنما الشیخ بشیر الابراہیمی کا دارالعلوم حقانیہ میں خطاب

الجزائر کے مجاہدین آزادی کے تعاون کیلئے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی سرپرستی میں کمیٹی قائم ہوئی

مولانا سمیع الحق کی ذاتی ڈائری سے انتخاب

اکوڑہ خٹک ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ ~~کل الجزائری مسلمانوں کا وفد جو~~ ان دنوں پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی دعوت پر اکوڑہ خٹک آیا۔ دارالعلوم کی زیر تعمیر عمارت کے قریب گاؤں کے لوگوں، دارالعلوم حقانیہ کے طلباء نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ رات کو دارالعلوم حقانیہ کی قدیم عمارت میں ایک جلسہ عام ہوا جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے کی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ وفد کے اراکین علامہ بشیر الابراہیمی صاحب اور استاد احمد بودہ صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کے طلباء، اساتذہ اور اراکین کے ساتھ کافی دیر تک تبادلہ خیالات کیا۔ بشیر الابراہیمی صاحب جو خود جید عالم اور استاد ہیں اور جو ہزاروں شاگردوں کے استاد رہ چکے ہیں نیز جنھوں نے الجزائر میں تین سو دارالعلوموں کا اہتمام اور انتظام چلایا ہے نے دارالعلوم حقانیہ کو چند تحریری مشورے دیتے اور اپنی قیمتی رائے سے نوازا۔ احمد بودا صاحب پشتو ادلس کے کارکنوں کے ساتھ کئی گھنٹے مصروف گفتگو رہے اور ان کو مفید مشورے ملے۔

جلسہ ۹½ بجے شروع ہوا اور ۱ بجے ختم ہوا۔ جلسے کے اختتام پر الجزائر کے مجاہدین کے لیے امدادی کمیٹی بنائی گئی جس کے سرپرست حاجی محمد اعظم خان رئیس اعظم اکوڑہ خٹک اور خان نور الٰہی خان صاحب سابق ڈائریکٹر محکمہ تعلیم صوبہ سرحد ہوئے۔ مہمانوں نے رات محمد اعظم خان کے ہاں گزاری۔

یہ وفد آج ۷ بجے صبح بذریعہ کار راولپنڈی روانہ ہوا اور ۱۰ بجے راولپنڈی پہنچا معلوم ہوا ہے کہ آج رات ۹½ راولپنڈی کی جامع مسجد میں جلسہ عام ہوگا۔

حضرت العلامہ بشیر الابراہیمی صاحب نے دارالعلوم حقانیہ کی وسیع جلسہ گاہ میں ہزاروں مسلمانوں کے مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

بھائیو! میں نے آج ۶ بجے اکوڑہ خٹک پہنچ کر جو کچھ دیکھا اس سے میں نہایت متحیر اور متعجب ہوا کیونکہ اس چھوٹے سے قصبے میں اس قدر شاندار استقبال اور عظیم اجتماع میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قریہ کے عوام میں سلف کی روح باقی اور تازہ ہے۔ مجھے آپ لوگوں کا ذوق و شوق دیکھ کر واقعی تعجب ہوتا ہے۔ گاؤں چھوٹی سی بستی کو کہتے ہیں۔ مگر گاؤں کی اہمیت کا یہ حال ہے کہ خود خالق کائنات نے قرآن شریف میں بیسیوں مقام پر دیہات کا ذکر کیا ہے اور شہر کا ذکر صرف دو مقام پر آیا ہے۔ اور صرف یہ نہیں قرآن شریف میں مکہ معظمہ کو "ام القریٰ" یعنی دیہات کی ماں کہا گیا ہے۔ ام المدائن یعنی شہروں کی ماں نہیں کہا گیا۔ اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ خداوند پاک خود دیہات کی اہمیت کی طرف ہماری توجہ دلاتا ہے۔ مگر دیہات اور قصبات کی اس حیثیت اور اہمیت کو صرف سمجھدار لوگ جانتے ہیں۔ آج میں نے یہاں اکوڑہ خٹک میں جو ایک قریہ ہے۔ آکر دیکھا اور سمجھا کہ واقعی دیہات اہم اور قابل قدر ہوتے ہیں۔ میں نے اس گاؤں میں جو کچھ دیکھا اس میں مجھے وہ روح نظر آتی جو حقیقت میں اسلام کی روح ہے۔ آپ لوگوں نے جس ذوق و شوق کا مظاہرہ کیا۔ وہ اسلام کی اصل حقیقت ہے۔ عربی میں ایک ضرب المثل ہے کہ چھوٹی نہروں میں وہ نایاب چیزیں پائی جاتی ہیں جو بڑے دریاؤں اور سمندروں میں نہیں ہوتیں۔ اس چھوٹے قصبہ میں پہنچ کر مجھے یہ ضرب المثل اس لیے یاد آئی کہ اس گاؤں میں دین اور اسلام کے لیے جو ذوق و شوق موجود ہے وہ مجھے بڑے بڑے شہروں میں کم نظر آیا ہے۔ میں نے یہاں دیکھا کہ یہاں دین اور دینی علوم کی سرپرستی ہو رہی ہے یہاں کا بچہ بچہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

طالب قرآن اور خادم دین ہے اور ان لوگوں نے ہمارا جس شان سے استقبال کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں اسلام پوری اور اخوت بھی بدرجہ اتم موجود ہے میں یقین سے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر یہاں یہ کیفیت برقرار رہی تو اس گاؤں اکوڑہ خٹک کو سرچشمہ علوم دینیہ بننے میں کوئی تامل نہیں کرے گا۔

ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند ہے جو ہندوستان بھر میں اسلام کا بلند ترین مینارہ ہے اس مرکز سے دنیا کے کونے کونے میں دین پہنچا یعنی بت کدہ کے اندھیروں میں ایمان کا ایک چراغ ہے۔ اب یہ دارالعلوم حقانیہ اس روشنی کے مینار کا ایک روشن قندیل ہے اس کی ترقی، اس کے طلباء کا جوش وخروش، یہاں کے اساتذہ کی ہمت اور یہاں کے لوگوں کے دینی جذبات دیکھ کر میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہ دارالعلوم انشاء اللہ دیوبند کی طرح بلکہ اس سے زیادہ روشنی کا مینار ہوگا۔ میں نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اس دارالعلوم (حقانیہ) کے ساتھ نہ تو حکومت کوئی امداد کرتی ہے اور نہ اس کی وقف جائیداد ہے۔ اور یہ صرف عوام کے چندوں پر چلتا ہے یہ معلوم کر کے مجھے حیرت ہوئی کہ عوام اتنے بڑے دارالعلوم کو اس شاندار اور منظم طریقے پر چلا رہے ہیں مجھے امید ہے کہ آپ اس دارالعلوم کو اس سے بھی زیادہ کامیاب بنائیں گے۔ آپ نے اپنی تقریر کو دعائیہ کلمات پر ختم کرتے ہوئے کہا میں آپ کے لیے صدق دل سے یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا آپ کے اس عملی جہاد (دارالعلوم حقانیہ) کو کامیاب بنائے۔ اور اس سلسلے میں آپ جو قربانیاں دے رہے ہیں خدا آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔ اور یہ دارالعلوم دنیا بھر کے لیے روشنی کا مینار ثابت ہو اور دنیا بھر کے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ آپ نے الجزائری وفد کا جس جوش وخروش کے ساتھ استقبال کیا اور جس بھاری تعداد میں آپ جمع ہوئے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے دلوں میں ایمان اور اخوت موجود ہے جس کے لیے آپ شکریہ کے مستحق ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور الجزائری مجاہدین اور ارکان وفد کی طرف سے اکوڑہ خٹک اس کے عوام اور دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم، سٹاف، کارکنوں اور طلباء کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس موقع پر استاد احمد بودہ نے بھی خطاب کیا۔

ماہنامہ الحق کے شیخ الحدیث

مولانا عبدالحق نمبر

کی اشاعت کے موقع پر ہماری خصوصی

رعایتی سکیم

ادارہ موتمر المصنفین کی تمام مطبوعات بالخصوص مولانا عبدالقیوم حقانی کی تمام تصنیفات ۳۳ فی صد کی خصوصی رعایت پر صرف ایک خط لکھ کر آپ گھر بیٹھے وصول کر سکتے ہیں۔ **بشرطیکہ**

ادارۃ العلم والتحقیق کی خصوصی رکنیت قبول کریں رکنیت کیلئے کوئی فیس نہیں ایک کارڈ لکھ کر صرف رکنیت نمبر حاصل کریں۔

دفتر: ادارۃ العلم والتحقیق

دارالعلوم حقانیہ ، اکوڑہ خٹک ، ضلع نوشہرہ

مرحلے راہِ فنا کے مجھ پہ آساں ہو گئے
داغہائے دردِ ہستی شمعِ عرفاں ہو گئے

© rasailojaraid.com